Tauseeq, Volume. 7, Issue. 1
ISSN (P) 2790-9271   (E) 2790-928X
DOI: https://doi.org/10.37605/tauseeq.v7i1.2

Received: 21-06-2026
Accepted: 25-06-2026
Published: 30-06-2026

زیب النساء زیبی کی شاعری میں مزاحمتی عناصر

Elements of resistance in the poetry of Zeb-un-Nisa Zebi

ڈاکٹر راحیلہ بی بی *

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اُردو، شہید بے نظیر بھٹو وومن یونیورسٹی پشاور

عنبرین بیگم

پی ایچ ڈی سکالر، شہید بے نظیر بھٹو وومن یونیورسٹی پشاور

Abstract:

This research paper presents a concise critical analysis of the resistance elements in the poetry of Zeb-un-Nisa Zebi, a prominent contemporary voice in Urdu literature. While Zebi is globally recognized for her realistic style and profound social observation, a dedicated academic exploration of the rebellious and reformative undertones in her work has remained largely unaddressed. Utilizing a qualitative and analytical methodology, this study investigates how Zebi employs her creative expression to challenge social inequalities, address feminine struggles, and advocate for the marginalized. Drawing primary evidence from her collected works-Sukhun Tamam, Kar-e-Dawam, and Harf-e-Na-Tamam-the paper evaluates her artistic defiance against tyranny and establishes her distinct position within the tradition of modern Urdu resistance poetry.

---

* ڈاکٹر راحیلہ بی بی، اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اُردو، شہید بے نظیر بھٹو وومن یونیورسٹی پشاور

عنبرین بیگم، پی ایچ ڈی سکالر، شہید بے نظیر بھٹو وومن یونیورسٹی پشاور

Keywords: Zeb-un-Nisa Zebi, Resistance Poetry, Urdu Literature, Social Reform, Analytical Study.

اکثر خواتین شعرا کے بارے میں یہ عمومی تاثر پایا جاتا ہے کہ وہ صرف حسن و عاشقی سے بھرپور رومانوی موضوعات کو ہی اپنی شاعری میں پیش کر سکتی ہیں۔ لیکن یہ بھی ایک اٹل حقیقت ہے کہ خواتین مردوں کی بہ نسبت ہر معاملے میں زیادہ نازک اور حساس ہوتی ہیں۔ اس کی نگاہ اور حساس دل معاشرے میں موجود تلخ حقائق اور ہر قسم کے نازک حالات کا بغور مشاہدہ کرتی ہیں۔اس کے ساتھ ہی وہ معاشرے کے سیاسی،سماجی، اور معاشرتی تبدیلیوں کا بھی جائزہ لیتی ہیں۔ اردو ادب کی شاعرات کی اگر بات کی جائے تو اُردو میں نامور شاعرات نے کسی ایک مخصوص پہلو پرشاعری کرنے کی بجائے حیات و کائنات کے وسیع موضوعات پر طبع آزمائی کی اور متنوع کیفیات کو اپنے وجدان اور قلم کی رعنائی سے آراستہ کیا ہے ۔ان شاعرات کی شاعری ان کی داخلی کیفیات اور واردات قلبی سے ہو کر اپنے عہد کے تمام سیاسی، سماجی، معاشی، نفسیاتی اور مذہبی مسائل کو اپنے اندر سموئے ہوتی ہے۔ ترقی پسند سوچ نےجہاں مرد اہل قلم کو متاثر کیا اور ان کو نئی طرح سے سوچنے اور قلم اٹھانے پر آمادہ کیا اسی طرح خواتین شاعرات کو بھی فکراور اسلوب کے نئے گوشوں سے روشناس کرانے اور اس مادی دنیا میں حائل رکاوٹوں کے خلاف قلمی مزاحمت کرنے پر آمادہ کرلیا۔اس طرح شعرو ادب کو وہ آگہی اور شعور ملتا ہے۔ جو اس سے پہلے محض تخیلات تھے۔نازک اور کھٹن حالات کے کرب کو نہ صرف خواتین شعرانے محسوس کیا بلکہ ان کو اپنی شاعری کے موضوعات میں بھی شامل کیا ۔کیونکہ معاشرے میں پیش آنے والے نامساعد حالات کے خلاف سوچنے،محسوس کرنے کا طریقہ پھر ان کے خلاف پورے جوش و خروش سے آواز بلند کرنے کی صلاحیت حقیقی فنکار میں ہوتی ہے ۔لیکن وہ اقدار،رسومات اور نظام جن کے تحت ایک معاشرہ برسوں سے اندھا دھند اس کی پیروی کرتا رہا ہو اس کے خلاف مزاحمت کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے ۔لیکن وقت اور حالات نے عورتوں کو اپنے حقوق اور معاشرے کے ظلم و جبر کے خلاف آواز اٹھانے کی طاقت دی۔ جدید شاعرات کے ہاں اپنی ذات کا تصور اور وجود کا احساس موجود ہے۔ ان شاعرات کی فہرست کافی طویل ہے ان میں سے ایک اہم نام عصر حاضر کی ممتاز و منفرد شاعرہ زیب النساء زیبی کا بھی ہے۔ جو اپنی علمی اور ادبی صلاحیتوں کی بدولت اردو شاعری میں ایک اہم مقام پر فائز ہیں۔ ان کے ہاں ترقی پسندانہ شعور بولتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ ان کا مشاہدہ عمیق ہے۔ جو ان کی شاعری سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ان کی شاعری خصوصاً غزلوں میں بسا اوقات

مشرقی عورت کے تصور سے انحراف اور نقطہ نظر میں تانیثیت کا رجحان جھلکنے لگتا ہے۔ ان کے ہاں اکثر عورت پر ڈھائے جانے والے مظالم کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ اب شاعرات کے ہاں تصور عورتاس طرح نہیں کہ جو عورت ہر طرح کا ظلم سہہ کر بھی خاموش رہتی ہیں۔ انہوں نے عورت پن کے لافانی جذبے کی خوب عکاسی کی ہے ان کے لہجے میں شکوہ بھی ہے جس کو پڑھ کر دل میں عجب اضطراری کیفیت پیدا ہو جاتی ہے ۔

دل میں ایک زخم تعلق تھا،مگر تھا مجبور
اس نے سودا کیا، الفت کا ضرورت کے لیے
ہم نے خود دل کو، تباہی سے کیا دو چار
در بدر پھرتے رہے،دل کی حفاظت کے لیے

(۱)

زیب النساءزیبی نے ملک کے معاشی نظام کی بدحالی اور بگڑتی صورتحال کو ایک بڑا المیہ قرار دیا ہے۔اس وطن پاک کی آزادی میں معاشی آزادی کا پہلو بھی شامل تھا۔ لیکن بدقسمتی سے اس کی بھاگ دوڑ چند سرمایہ داروں کے ہاتھوں میں ہے ۔انہیں اس بات کا بڑا صدمہ ہے کہ وطن عزیز قدرتی وسائل، معدنیات اور ذخائر سے مالا مال ہیں۔لیکن اس کے باوجود روز بروز غربت،افلاس، بے روزگاری اور معاشی بدحالی میں اضافہ ہو رہا ہے،اللہ تعالی نے وطن عزیز کو قدرتی وسائل کی دولت سے مالامال کیا ہے لیکن جاگیردار اور سرمایہ داروں کے ہاتھوں ہماری معیشت کا خون ہو رہا ہے کیونکہ تقسیم غیر منصفانہ اور عدم انصاف پر مبنی ہے۔ جب زیب النساء زیبی ملک کے ناآسودہ اور مضطرب ماحول پر فکر مند رہتی ہیں۔ انہوں نےنا انصافی اورافلاس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے :

کس طرح انصاف پائیں بے کس و مجبور لوگ
عمر ساری بیت جاتی ہے بھگتتے پیشیاں
انصاف کی کسی سے توقع نہیں رہی
عادل بھی بک رہے ہیں عدالت میں رات دن
جو بچہ کھا رہا ہے روٹی یا کچرے سے چن کر

یہ حیرت ہے کہ مرتا کیوں نہیں وہ کیسے زندہ ہے

(۲)

زیب النساء زیبی کی شاعری اگرچہ ان کی باطن کی آواز ہے۔یعنی داخلیت کی حامل ہے تاہم یہ بھی ایک روشن حقیقت ہے کہ انہوں نے معاشرتی مسائل اور عصری جبر سے بھی پہلو تہی نہیں کی۔ان کی شاعری میں معاشرے کے زیر و بم کی خوب نقاب کشائی کی گئی ہے۔جس سے ان کے عصری شعور کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔وہ اپنی شاعری میں ان لوگوں کی زبان بنتی ہے جو بولنے کی طاقت نہیں رکھتے یا اپنے سماجی اور معاشی حالات کے پیش نظر اپنے حق کے لیے آواز نہیں اٹھا سکتے۔ایسے مقامات پر شاعرہ کا لہجہ ہمدردانہ اور غیر جانبدارانہ ہوتا ہے۔

مجھے حیرت سے تکتا ہے زمانہ
کہ میں اس عہد میں سچ بولتی ہوں
بخشا تھا سقراط کو پیالہ
سچ کی دو سوغات ہمیں بھی دو

(۳)

زیب النساء زیبی منصفوں کی بک جانے اور بے انصافی دیکھ کر اپنی ملکی حالات پر سخت افسردہ ہے۔اخلاق و کردار بکنا اور معاشرے میں عدل و انصاف کا جنازہ اٹھتے ہوئے دیکھ کر ان کا حساس دل بہت تڑپتا ہے ۔اس کی وجہ سے ذلت اور رسوائی ہمارا مقدر بنی ہوئی ہے اور ہم اقوام کی برادری میں بے وزن ہو کر رہ گئے ہیں۔ ان کے بقول عدل کرنا، قرب الٰہی کے حصول کے بہترین ذریعہ ہے۔ حق و انصاف کی جستجو ان کی سرشت میں شامل ہے۔وہ ملکی حالات کے پیش نظر غریبوں کی مجبوری اور لاچاری پر سخت غمزدہ ہے۔ ان بے کسوں کو عدالت میں انصاف کے حصول کے لیے دربدر کی ٹھوکریں ملتی ہیں اور ان کو عدالت میں صرف تاریخ کے بعد تاریخ دی جاتی ہے ۔آج کل انصاف کی توقع کسی سے بھی نہیں کی جا سکتی ۔کیونکہ یہاں تو عدالت کے منصف بھی بک رہے ہیں ۔

ہو ملاوٹ خون میں تو عدل وہ کیسے کرے
جس کا ہو نسب،ادھا ادھر ادھا ادھر
عدالت کے کٹہرے میں پئے انصاف آئی ہوں
مگر آخر میں ہر طرح سے میں ہی مجرم ٹھہری ہوں

(۴)

زیست کی تلخیاں حساس دل پر منفی اثرات مرتب کرتی ہیں۔ ہمیشہ سچ بولنے میں کسی بھی سزا سے خائف نہ ہونا ہی اصل مزاحمت ہے اور یہی مزاحمتی جذبہ اپ کو اپنی جان کا نذرانہ دینے کا حوصلہ عطا کرتا ہے۔زیب النساء زیبی کی شاعری انہی فکری اوصاف سے مالا مال ہیں جو جبر اور ظلم کو سہنے سے زیادہ موت اور سختی کو ترجیح دیتی ہے کیونکہ ان کے بقول کوئی کب تک ان تکلیف دہ حالات پر صبر کر سکتا ہے۔ اس نسبت سے ان کی نظم" کہا ہے قوم کے سرور"کے چند اشعار ملاحظہ ہو :

اب نہیں جبر گوارا ہم کو

کوئی مرتا رہے بھوکا جب تک
اب نہیں صبر کا یارا ہم کو
ہائے جھیلے کوئی فاقہ کب تک
ملک ہے روبہ زوال آخر کیوں
حال دنیا پر ہے ظاہر اپنا
اس قدر قحط الرجال آخر کیوں
حکمران کون ہے آخر اپنا

(۵)

زیب النساء زیبی کی بیشتر نظمیں حب الوطنی کے جذبات سے بھرپور ہیں۔ ان کی یہی وطن دوستی انہیں مظلوم عوام کی آواز بننے پر مجبور کرتی ہے۔ انسانوں کے ساتھ ہونے والے ناروا سلوک کی وجہ سے ملک روبہ زوال ہو جاتا ہے۔ اس دھرتی کے ساتھ غداری کسی طور پر برداشت نہیں کر سکتی۔ اس ملک پر ہر محب وطن پاکستانی کا برابر حق ہے اور اس کا ذرہ ذرہ اسے اپنے دل و جان سے زیادہ پیارا ہے اس جذبے سے بھرپور ان کے اشعار ملاحظہ ہوں:

خلق خدا ہوتی ہے کیا اور کیسا ہوتا ہے انسان
جیب بھرو تم اپنی اپنی یہ ہے رسم پاکستان

تم کو بخشا کیا دھرتی نے سوچو سمجھو یاد کرو
سوچ سمجھ کر بات کرو تم بعد از کچھ فریاد کرو
جتنا ملک ہمارا ہوگا اتنا ملک تمہارا ہے
اس کا ذرہ ذرہ دیکھو ہم کو جان سے پیارا

(۶)

بچے مستقبل میں کسی بھی ملک کے شجر سایہ دار ہوتے ہیں۔ زیب النساء زیبی نے معصوم بچے کی بڑی دلکش تصویر کھینچی ہے کہ ان کی تقدیر میں اچھا کھانا، بیگ اور یونیفارم پہننے اچھے سکول میں پڑھنا نہیں ہے۔ ان کی آنکھیں پڑھ لکھ کر ایک بڑا آدمی بننے کا خواب نہیں دیکھ سکتیں، ان کو کیوں وقت پر کھانا میسر نہیں ،بے فکر، بچپن اور سکون کی نیند کیوں ان کی قسمت میں نہیں، اس کی اصل وجہ شاعرہ کے بقول وہ معاشی ناانصافی ہے۔ جو ان معصوم ہاتھوں کو محنت مزدوری پر مجبور کرتے ہیں، امراء کی طرح آسائش زندگی نہ سہی لیکن بنیادی حقوق سے آراستہ پرسکون زندگی گزارنا ان کا حق ہے آخر یہ بھی تو بچے ہیں ان کی نظم'' غریب بچہ ''سے چند اشعار ملاحظہ ہو:

ہے ایک غریب بچہ کس طرح تو پڑھے گا
خالی ہے تیرا بستہ کس طرح تو پڑھے گا
تو ہے غریب بچہ، مفلس ہی تو رہے گا
ہے ڈھیر غموں، تیرے لیے یہاں پر
کچھ بھی نہیں ہے دنیا، تیرے لیے یہاں پر

(۷)

مختصراًیہ کہ زیب النساء زیبی ایک حقیقت پسند، دردمند دل رکھنے والی خاتون تخلیق کار ہیں۔ جنہوں نے اپنے تحریروں میں زندگی کے تلخ حقائق کو موضوع بنایااور مظلوموں کے مسائل کو بہت جرآت سے بے نقاب کیا۔ان کی غزل اور نظم میں مزاحمت ایک بنیادی رویے کے طور پر ابھر کر سامنے آتی ہے،ان کی شاعری کے جہات کافی وسیع ہے،ان کی شاعری میں مزاحمت کو معاشرے کے وسیع تناظر میں دیکھا جا

سکتا ہے۔ جو معاشرے میں موجود جبری قوتوں کے خلاف اجتماعی آواز پر مشتمل ہے۔ جہاں ان کی فکری افکار کی ترسیل اوا ظہار مؤثر ہے۔ وہیں ان کی شاعری کے فنی و جمالیاتی تقاضے بھی مجروح نہیں ہوئے یہ سب ان کو ایک بڑی شاعرہ پیش کرنے کی دلیل کرتی ہے۔

حوالہ جات

۱۔زیب النساء زیبی، سخن تمام، زیبی اینڈ عایزاز پبلی کیشنز کراچی، ۲۰۱۳، ص ۱۲۵۶

۲۔زیب النساء زیبی، کار دوام، زیبی اینڈ عایزاز پبلی کیشنز کراچی، ۲۰۱۴، ص ۱۴۹

۳۔ محسن اعظم ملیح آبادی، زیب النساء زیبی شخصیت اور فن، زیبی اینڈ عایزاز پبلی کیشنز کراچی، ۲۰۱۴، ص ۳۸۶

۴۔ایضاً ص ۱۴۹

۵۔زیب النساء زیبی، سخن تمام، زیبی اینڈ عایزاز پبلی کیشنز کراچی، ۲۰۱۳، ص ۹۲۷

۶۔ محسن اعظم ملیح آبادی، زیب النساء زیبی شخصیت اور فن، زیبی اینڈ عایزاز پبلی کیشنز کراچی، ۲۰۱۴، ص ۳۴

۷۔زیب النساء زیبی، سخن تمام، زیبی اینڈ عایزاز پبلی کیشنز کراچی، ۲۰۱۳، ص ۱۱۲۲

References:

1. Zeb-un-Nisa Zibi, *Sukhan-e-Tamam*, Zibi & Aizaz Publications, Karachi, 2013, p. 1256.
2. Zeb-un-Nisa Zibi, *Kar-e-Dawam*, Zibi & Aizaz Publications, Karachi, 2014, p. 149.
3. Mohsin-e-Azam Malihabadi, *Zeb-un-Nisa Zibi: Shakhsiyat aur Fan*, Zibi & Aizaz Publications, Karachi, 2014, p. 386.
4. Ibid., p. 149.
5. Zeb-un-Nisa Zibi, *Sukhan-e-Tamam*, Zibi & Aizaz Publications, Karachi, 2013, p. 927.
6. Mohsin-e-Azam Malihabadi, *Zeb-un-Nisa Zibi: Shakhsiyat aur Fan*, Zibi & Aizaz Publications, Karachi, 2014, p. 34.
7. Zeb-un-Nisa Zibi, *Sukhan-e-Tamam*, Zibi & Aizaz Publications, Karachi, 2013, p. 1122.